پرستش کرتے تھے جو اسے ایک صوفی سمجھتے تھے۔

بر کی بیواؤں کے لئے انتظامات!

اپنے سیاحت نامہ میں فنچ نے یہ بھی لکھا ہے کہ مقبرے کی چاردیواری کے اندر اکبر کی بیگمات کے رہنے کے لئے چھوٹا سا ایک محل بنا ہوا تھا جس میں رہ کر ان سے اپنی زندگی گذارنے کی توقع کی جاتی تھی۔ ان کے اخراجات کے لئے روزینہ مقرر کر دیا گیا تھا۔

(۵) امراء

برہان پور میں خان خاناں کا باغ!

برہان پور شہر سے دو کوس کی دوری پر خان خاناں کا لگوایا ہوا باغ واقع تھا جو "لال باغ" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ شہر سے باغ تک جانے والے راستے کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگوائے گئے تھے۔ اس میں کئی مسرت افزا مقامات تھے۔ جیسے چار درختوں کے درمیان چھوٹا سا چوکور ایک تالاب اور ایک ضیافت خانہ۔ وہ باغ ایک دیوار سے گھرا ہوا تھا۔

لاہور میں آصف خاں کا باغ:

لاہور میں آصف خاں کا لگوایا ہوا باغ قلعہ کے مشرقی جانب واقع تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا باغ تھا۔ راستے صاف ستھرے تھے، غوطہ خوری کے لئے تالاب اور پانی کی ہودیاں تھیں۔ جب کوئی شخص خوشنما ایک دیوان خانہ میں داخل ہوتا تھا جو پتھریلے کھمبوں پر کھڑا تھا، اس کے وسط میں چار میناروں پر بنا ہوا ایک تالاب تھا اور اسے ٹھنڈا کرنے کے لئے ایک ہودی تھی۔ اس کے آگے دوسرے دالان اور راستے تھے۔ غوطہ خوروں کی عمارتیں اس کی بیگمات کے لئے صاف ستھری بنائی گئی تھیں اور چھوٹے ایک باغ کے عقب میں ایک بارہ دری تھی۔ اس باغ کے وسط میں پر عظمت ایک ہودی تھی، جس کے اوپر عمدہ عمارتیں بنی ہوئی تھیں۔ اس کے مقابل ایک تالاب تھا جس میں بڑے اچھے دالان تھے۔ جس کے چاروں کنارے میناروں پر سدھے ہوئے تھے۔

(۶) متفرقات

ایک راجپوت کی جوانمردانہ قربانی:

۶ جنوری ۱۶۱۱ء کو شکار کھیلنے کے موقع پر ایک شیر نے بادشاہ پر حملہ کر دیا۔ راجپوت سرداروں میں سے ایک نے اپنی بانہہ اس شیر کے منہ میں ٹھونس دی۔ اس طرح اس نے جہانگیر کی جان بچا لی جبکہ خرم اور راجہ رام داس نے اس درندہ کا کام تمام کر دیا۔ اس بہادری کا اتنا صلہ دیا گیا کہ اس راجپوت کو اس بنا پر" بادشاہ نے اپنی پالکی میں سوار کر لیا، اور اپنے ہاتھ سے اس کے زخموں کو صاف کیا اور مرہم پٹی کی"

ملک عنبر اور مغل بادشاہ:

جس زمانے میں فیضی برہانپور میں مقیم تھا تو ملک عنبر دس ہزار سپاہیوں اور چالیس ہزار دکھنی سپاہیوں کے ساتھ وہاں سے تیس کوس کی دوری پر تھا۔ اس بات کا بہت خطرہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ برہانپور تاخت و تاراج کر دیا جائے۔ سلطان پرویز اور راجا مان سنگھ کی قیادت میں آئی ہوئی کمک نے شہر کو بچا لیا۔ بہر حال، جب یہ سیاح برہانپور پہونچا تو اسے یہ خبریں ملیں کہ دکھنیوں نے رائے واری کو لوٹ لیا۔ جولائی کے مہینے میں جہانگیر کی دکھن میں تعینات افواج نے احمد نگر کا محاصرہ اٹھا لیا۔ چارے اور پانی کی قلت کیوجہ سے وہ فوج لوٹ آئی پانی کی کمیابی کا یہ عالم تھا کہ پانی کی ایک مشک ایک روپے میں ملتی تھی۔

بزدل لوگوں کو سزا:

جس زمانے میں فیضی آگرہ میں موجود تھا تو پٹنہ کے تاخت و تاراج کئے جانے کی خبر آگرہ پہونچی۔ پٹنہ پورب میں بڑا ایک شہر تھا۔ ایک امیر نے اسے بچا لیا" بارہ مخصوص شہریوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا۔ جہانگیر نے" ان کی داڑھیاں، مونچھیں اور سر کے بال منڈوائے زنانہ لباس میں ملبوس گدھوں پر بٹھا کر آگرہ کی گلیوں میں گشت لگوانے اور دوسرے دن ان